بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اَنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۸ ۔ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۸ ۔ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت دن کو اچھی رہی ۔ مگر شام کے قریب متلی کی شکایت ہو گئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب تاحال بیمار ہیں ۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

چودھری عبد المجید صاحب بی اے مینیجر الفضل کی اہلیہ صاحبہ مُردہ لڑکی تولد ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔ آج کافی دیر تک خوب زور کی بارش ہوئی ۔

اذان ــــــ اور ــــــ جھٹکہ

ان دیہات میں جہاں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے مسلمانوں کو جو مشکلات درپیش ہیں ۔ ان میں سے ایک بہت بڑی مشکل یہ ہے ۔ کہ انہیں نماز جیسے فریضہ کی ادائیگی کے لئے جسے کسی صورت اور کسی حالت میں بھی ترک نہیں کیا جا سکتا ۔ اذان کہنے کی اجازت نہیں ۔ اس کی طرف ہم نے معاصر "شیر پنجاب" کو توجہ دلائی تھی اس کے جواب میں اس نے لکھا ہے :-

"رہا بانگ کی بندش کا سوال ۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں ۔ کہ بانگ میں خدا کے متعلق جس عقیدہ کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ اس سے ہمارے مذہب کے بنیادی اصول توحید کی تائید ہوتی ہے ۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے سکھوں کی دل آزاری ہوتی ہو ۔ یا ان کے عقیدہ کی تکذیب و تردید ہوتی ہو ہمارے محبوب معبود کو کوئی واہ گورو ۔ ایشور پرماتما ۔ خدا ۔ اللہ یا گاڈ غرضیکہ کوئی نام لے کر پکارے ۔ ہمیں پیارا لگتا ہے ۔ در حقیقہ بانگ کی مخالفت کی تہ میں کوئی مذہبی حکم یا ہدایت کار فرما نہیں ہے ۔ بلکہ جذبۂ انتقام ہے ۔ مسلمان ہر جگہ جہاں ان کی اکثریت یا زور ہو سکھوں کو اپنے طریق پر جانوروں کو ذبح کرنے سے روکتے ہیں ۔ شراب خانوں کی وہ مخالفت نہیں کرتے ۔ چکلے اور کوٹھے انہیں اس قدر چڑ نہیں ۔ لہو و لعب کے خلاف وہ جہاد نہیں کرتے ۔ لیکن اگر کوئی سکھ اپنے گھر میں اپنے کھانے کے لئے مرغ اپنے طریق پر ذبح کرے ۔ تو ان کی غیرت اسلامی جوش میں آجاتی ہے ۔ اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں"

مطلب یہ کہ مسلمانوں چونکہ سکھوں کے جھٹکہ میں مزاحم ہوتے ہیں ۔ اس لئے سکھ مسلمانوں کو اذان دینے سے روکتے ہیں چونکہ سکھوں کے اس طریق کو "شیر پنجاب" نے ناپسندیدہ قرار نہیں دیا ۔ اور باوجود اس اعتراف کے قرار نہیں دیا ۔ کہ "بانگ میں خدا کے متعلق جس عقیدہ کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ اس سے ہمارے مذہب کے بنیادی اصول توحید کی تائید ہوتی ہے اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے سکھوں کی دل آزاری ہوتی ہو" ۔ اس لئے ہم اس سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں ۔ کہ ایسی مضمون میں مسلمانوں کو سکھوں کے ہمسایے قرار دے کر اپنے دھرم گرنتھ کی یہ تعلیم پیش کی ہے ۔ کہ "جو اپنے ہمسائیوں پر ظلم روا رکھتے ہیں ۔ سکھ نہیں ہو سکتے ۔ وہ تو سکھ مذہب کے باغی ہیں" کیا اذان میں رکاوٹ ڈالنے والوں کا طریق عمل اس کے صریح خلاف نہیں ۔ اگر خلاف ہے ۔ اور یقیناً ہے ۔ تو پھر کیا وجہ ہے ۔ کہ ایسے سکھوں کی مذمت نہیں کی جاتی ۔ اور انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش نہیں کی جاتی ۔ مان لیا ۔ کہ جھٹکہ میں رکاوٹ ڈالنے میں مسلمان غلطی پر ہیں لیکن اس غلطی کی وجہ سے سکھوں کو اس بات میں حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ کہ وہ مسلمانوں کی ایک اہم عبادت میں رخنہ اندازی کریں ۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ "شیر پنجاب" سکھوں اور مسلمانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھ چکا ہے ۔ کہ "ستگورو نے فرمایا ۔ کہ بابوں میں مسلمانوں پر سبقت لے جانے کی خواہش مت کرو" اگر جھٹکہ میں مزاحم ہونا مسلمانوں کا پاپ بھی ہو ۔ تو بھی سکھوں کو اذان روکنے کا مہا پاپ کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے ۔ اور سکھ دھرم کی پیش کردہ تعلیم کے رو سے سکھ لیڈروں اور سکھ پریس کا فرض ہونا چاہیئے ۔ کہ جہاں کہیں اذان میں سکھوں کی مزاحمت باقی ہے ۔ اسے فوراً دور کرا دیں ۔

باقی رہا جھٹکہ ۔ اگرچہ سکھوں کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں اس کی نہ صرف اجازت نہیں ۔ بلکہ اس کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ۔ چنانچہ آتا ہے "ان جھٹکا ان بسمل بیتا دیا دوہاں تے بھاگی" یعنی جھٹکہ کرنے والا اور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے والا دونوں بے رحم ہیں ۔ تاہم مسلمان جھٹکہ کو قطعاً نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں ۔ اگر سکھ بھی گوشت خوری کے معاملہ میں مسلمانوں سے رواداری کا برتاؤ کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ اصل تسلیم کر لیا جائے ۔ کہ کسی فرقہ کو کوئی جانور کسی طریقہ پر ذبح کرنے یا قربانی دینے یا ایسے جانور کا گوشت فروخت کرنے کی کوئی پابندی عائد نہ کی جائیگی کیا سکھ صاحبان اس کے لئے تیار ہیں اگر نہیں ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ گوشت خوری کے متعلق جس قسم کی آزادی وہ اپنے لئے چاہتے ہیں ۔ ویسی دوسروں اور خاص کر مسلمانوں کو دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اور یہ انصاف کے صریح خلاف بات ہے ۔ سکھ لیڈروں اور سکھ پریس کو چاہیئے ۔ کہ اس طرف ذرا فراخدلی کے ساتھ متوجہ ہوں ۔ ان کے رستہ میں تو گائے کا سوال بھی حائل نہیں ہے کچھ عرصہ ہوا ۔ ایک اخبار کے سکھ ایڈیٹر صاحب نے ایک موقعہ پر لکھا تھا ۔ کہ ان کے نزدیک گائے اور بکرے کا ذبح کرنا برابر ہے ۔ وجہ یہ کہ سکھ دھرم میں گائے کو قطعاً فضیلت حاصل نہیں ہے ۔ گرنتھ صاحب میں ایک موقعہ پر لکھا ہے ۔ "گئو براہمن کو کر لاوہ گوبر ترن نہ جائی" ۔ یعنی گائے اور براہمن کو فضیلت دینے والے سن لیں گوبر کے ذریعہ نجات نہیں مل سکتی ۔ گورو گوبند سنگھ جی کا اپنا کلام یہ ہے ۔ کہ ؎

مارے ریچھ ۔ اوجھ ۔ جھنکار ۔

یعنی شکار میں ریچھ ۔ نیل گائے ۔ اور ہرنوں کو ہم نے مارا ۔

ان حالات میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان نہ صرف گوشت خوری کا مسئلہ بالکل منصفانہ رنگ میں حل ہو سکتا ہے ۔ بلکہ اور بھی کئی ایک الجھنیں دور ہو سکتی ہیں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے

"عذاب اور دکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے۔ کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچی توبہ نہیں کرتا یہ بلائیں جو عذاب الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا۔ جو اس نے ابتداء سے مقرر فرما دیا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم یعنی جب تک کوئی قوم اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے۔ اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو۔ عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو۔ یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے۔ جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ تبدیلی کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم میں کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دکھ کو بدل دیتا ہے۔ اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔" (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کے دورہ کا پروگرام

چونکہ بارش ہو جانے کی وجہ سے موٹر کا راستہ خراب ہو گیا ہے۔ لہذا پہلا پروگرام جو الفضل کے گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے منسوخ سمجھا جائے۔ نیا پروگرام درج ذیل ہے۔ کارکنان جماعت احمدیہ تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ نوجوان بھرتی کے لئے لائیں۔ اور وقت مقررہ سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے موجود ہوں ؛ ناظر امور خارجہ

۸ جولائی ۱۹۴۲ء روانگی قادیان ۴۰-۱۰ براستہ نارووال آمد بدوملہی ۳-۱۷

رات قیام بدوملہی

۹ جولائی ۱۹۴۲ء۔ چندرکے منگولے آمد ۰۰-۸ ، ۹ بجے صبح چندر کے منگولے میں بھرتی ہوگی۔

۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء ۸ بجے صبح گھٹیالیاں کے حلقہ میں بھرتی ہوگی۔

۱۱ جولائی ۱۹۴۲ء۔ روانگی بدوملہی	۱۵-۸	آمد نارووال	۵۶-۸
" نارووال	۵۴-۹	آمد سیالکوٹ	۱۰-۱۲
" سیالکوٹ	۲-۱۳	" وزیر آباد	۲۵-۱۴
" وزیر آباد	۱۷-۱۵	" گجرات	۵-۱۶

پانچ بجے شام گجرات میں بھرتی ہوگی۔

۱۲ جولائی ۱۹۴۲ء روانگی گجرات	۱۷-۴	آمد کھاریاں	۳۷-۵
۷ بجے صبح کھاریاں میں بھرتی ہوگی۔ روانگی کھاریاں	۲۶-۱۰	آمد قادیان	۵-۲۱

درشان سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الا اے عاشقِ روئے محمدؐ
زہر سو تابِ روسوئے محمدؐ

نیابی بوئے خوش در عطر و عنبر
بشِل بوئے گیسوئے محمدؐ

یقیناً مردۂ صد سالہ حی شد
چو آبے خورد از جوئے محمدؐ

اگر خواہی نجات از مکرِ شیطاں
بیا شو ساکنِ کوئے محمدؐ

چو دستِ پاک او دستِ خدا شد
بداں زاں زورِ بازوئے محمدؐ

چو شیر آمد بہ حیوانات غالب
بوقتِ جنگ آہوئے محمدؐ

بہ چوگانِ مراتب در دو عالم
ربودہ از ہمہ گوئے محمدؐ

بہ ارضِ قادیاں از یثرب آرد
نسیم صبح خوشبوئے محمدؐ

محمدؐ مظہرِ جملہ رسل بود
شد احمد مظہرِ روئے محمدؐ

محمدؐ گر ندیدی احمدم بیں
کہ دارد خصلت و خوئے محمدؐ

فرشتہ چوں نہ یوسف صد دروے
چو اللہ شد ثنا گوئے محمدؐ

خاکسار قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی قاضی خیل ہوتی مردان

شجاعت اور بہادری کی صفات کس طرح ترقی کر سکتی ہیں

زندگی کی دوڑ میں وہی قومیں معزز اور صاحب وقار سمجھی جاتی ہیں۔ جن میں شجاعت اور بہادری کی صفات پائی جائیں۔ ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے مجاہدین اسلام کی فہرست میں اپنا نام درج کراتا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ کہ وہ بہادری اور شجاعت کی صفات سے متصف ہے۔ چونکہ یہ صفات استعمال کرنے سے ترقی کرتی اور تربیت سے زیادہ مؤثر و مفید بنتی ہیں۔ اور اس قسم کی تربیت بہترین طور پر آج کل کسی فوجی محکمہ میں داخل ہونے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو جو کسی فوجی محکمہ میں بھرتی ہو سکتا ہو اسے ضرور بھرتی ہونا چاہیئے ؛

حضرت مولوی غلام احمد صاحب اختر کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مولوی غلام احمد صاحب اختر آف اوچ ریاست بہاولپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور فارسی کے بہت بڑے عالم تھے وفات پا چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی صاحب نے گذشتہ نومبر میں بہاولپور میں پتھری کا اپریشن کرایا تھا۔ مگر صحت نہ ہوئی۔ اور اسی تکلیف میں آخر انہوں نے فروری ۱۹۴۲ء میں وفات پائی۔ چونکہ ان کے پسماندگان میں سے کوئی احمدی نہیں۔ اس لئے کسی نے اطلاع نہ دی۔ اور اب ایک احمدی نے یہ اطلاع دی ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ایک نائب مشیر قانونی کی فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو فوری طور پر ایک بی اے، ایل ایل بی نوجوان کی خدمات ... ماہوار ۲۵-۳۰ ... ناظر امور عامہ

شہادۃ القرآن کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶ جولائی کو ہوگا۔

منتظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ خان محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

۱۔ میرے والد صاحب مرحوم حکیم مولوی انوار حسین خان صاحب ساکنہ شاہ آباد ضلع ہردوئی نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اس سے کچھ عرصہ قبل سے حضور کے ساتھ خط و کتابت شروع تھی۔ اور وہ شروع ہی میں بیعت کرنے کے خواہشمند تھے۔ لیکن چونکہ اس وقت حضور علیہ السلام کو بیعت لینے کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے حضور نے میرے والد صاحب کو بیعت کے لئے قادیان آنے سے روکا ہوا تھا۔

۲۔ جب حضور علیہ السلام کو بیعت لینے کا اذن مل گیا۔ اور حضور اس غرض کے لئے لدھیانہ تشریف لے جا رہے تھے۔ تو اس وقت والد صاحب مرحوم کو اطلاع فرما دی جس پر والد صاحب مرحوم لدھیانہ آکر فیضیاب ہوئے۔

۳۔ والد صاحب مرحوم دیوبند کے دستار بند مولوی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے۔ کہ میں جب پہلی بار قادیان دارالامان ۱۸۹۲ء میں آیا۔ تو اس وقت مہمان گول کمرہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ اور میں بھی وہیں ٹھہرا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی مہمانوں کے ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے۔ کبھی چٹنی کبھی اچار لے کر آتے۔ اور یہ کہکر مہمان کے آگے رکھتے۔ کہ یہ آپ کو مرغوب ہوگا۔ لیکن خود کھانا بہت کم کھاتے۔ اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کرتے۔

۴۔ چند سال گذرے مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کی کثرت دیکھ کر والد صاحب مرحوم نے فرمایا۔ پہلی مرتبہ جب میں قادیان آیا۔ اور جمعہ کے دن نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف لے چلے۔ تو راستہ میں مولوی شادی کشمیری کا ملا۔ آپ نے اس کو نماز پڑھنے کے لئے ساتھ لے لیا۔ اور میاں جان محمد صاحب مرحوم کو بھی ساتھ لے لیا۔ آگے چل کر کسی بچہ کی میت مل گئی۔ تو حضورؑ نے مولوی جان محمد صاحب کو نماز جنازہ پڑھانے کے لئے فرمایا۔ اور خود ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ جب مسجد اقصیٰ پہونچے۔ اور نماز جمعہ پڑھی۔ تو اس وقت کل چھ نفوس تھے۔ اب تو باوجود مسجد اتنی وسیع ہو جانے کے ارد گرد کی چھتیں بھری ہوتی ہیں۔ میرے لئے یہ بھی معجزہ ہے۔

۵۔ ۱۹۰۲ء میں میرے بڑے بھائی عبد الغفار خان صاحب کو تعلیم کی غرض سے دارالامان بھیجا اور اس کے بعد ۱۹۰۴ء میں جب بڑے بھائی صاحب گرمی کی رخصتیں ختم کرنے کے بعد واپس آنے لگے۔ تو ان کے ساتھ مجھے بھی بھیجا۔ اس کے بعد میرے منجھلے بھائی عبد الستار خان صاحب کو بھی۔ جب میں قادیان آیا۔ تو میری اس وقت عمر دس سال کی تھی۔ اور بورڈران میں سب سے چھوٹا تھا۔

۶۔ والد صاحب مرحوم جب کبھی قادیان آتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع ہوتی۔ تو حضور علیہ السلام حافظ حامد علی صاحب کو بھجوا کر آپ کو بُلوا لیتے۔ میں بھی والد صاحب کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ان دنوں اکثر حضور مسجد مبارک کی بغلی کوٹھڑی میں جہاں حضرت ام المومنین ایدہا اللہ کے ہاں جانے کا راستہ ہے۔ یا پھر مسجد میں ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ اور والد صاحب سے وہاں کے علماء اور اعزا کی مخالفت کا حال دریافت فرماتے رہتے۔

۷۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کسی کام کی ضرورت پیش آتی۔ تو ہم بورڈنگ تعلیم الاسلام کے چھوٹے چھوٹے بچے جو اُن دنوں موجودہ مدرسہ احمدیہ میں ہی رہتے تھے۔ کام کرنے کی خاطر شوق سے آجاتے۔ مجھے یاد ہے کہ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم بچوں کے متعلق دریافت فرماتے۔ یہ کون ہے۔ وہ کون ہے۔ خاکسار کے متعلق ایک مرتبہ دریافت فرمایا۔ تو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے فرمایا۔ انوار حسین صاحب آموں والے کے لڑکے ہیں۔ فرمانے لگے۔ کہ اس کو کہو کہ بیٹھ جائے۔ اور کام نہ کرے۔ مجھے بٹھا دیا۔ اور دوسرے لڑکے کام کرتے رہے۔

۸۔ ایک مرتبہ سخت سردی پڑی جس سے ڈھاب کا پانی بھی جمنے لگا۔ ان ایام میں میں گرم علاقہ کا رہنے والا ہونے کے باعث سردی زیادہ محسوس کرتا تھا۔ اور بورڈنگ میں تقریباً سب لڑکوں سے چھوٹا تھا۔ فجر کی نماز کے لئے جانے میں بھی سردی محسوس کرتا تھا حضور سے غالباً ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ نے ذکر کیا ہوگا۔ انہوں نے ایکدن میرے پاس آکر کہا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ اس چھوٹے بچہ کو سردی میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے اسے مسجد میں نماز فجر کے لئے نہ لیجایا کرو۔ اس دن سے مجھے فجر کی نماز سردیوں بھر بورڈنگ میں ادا کرنے کا حکم مل گیا۔

۹۔ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام بہلی میں سوار ہو کر گورداسپور کسی مقدمہ کی تاریخ پر جا رہے تھے۔ اور ہم بورڈران بھی دُور تک حضور کو پہنچانے کے لئے جا رہے تھے میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ جو میرے ہم عمر ہیں کھیلتا جا رہا تھا۔ وہ بہلی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ سڑک کے دونوں طرف آک پڑتے۔ اُن کے پھول توڑ کر ان کو دیتا جن کو وہ بانسے پٹانے چلتے۔ پھر اور توڑ کر دیتا جب ہم اور کچھ دُور پہونچے۔ تو حضور علیہ السلام نے ایک گنے کا ٹکڑا مجھے دیا۔ اور فرمایا۔ لو پیاس لگ گئی ہوگی۔ میں نے چوس لیا پھر کچھ فاصلہ پر پہنچکر فرمایا۔ اب بچے واپس چلے جائیں۔ تھک جائیں گے ہم رخصت ہو کر واپس آگئے۔

۱۰۔ اسی طرح ایک دفعہ ہم حضور کے ہمراہ نہر تک گئے۔ اور رمضان کا مہینہ تھا۔ پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضور کو معلوم ہوا۔ کہ بعض چھوٹے بچوں کا روزہ ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ان کا روزہ توڑوا دو۔ بچوں کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس حکم پر ہم نے نہر سے خوب پانی پیا۔ اور حضور سے رخصت ہو کر واپس قادیان چلے آئے۔

۱۱۔ باہر سے اکثر احباب تشریف لاتے تھے اور حضور علیہ السلام کے پس خوردہ کے خواہشمند ہوا کرتے تھے۔ چونکہ بورڈران میں سے میں چھوٹا تھا اور اندر جایا کرتا تھا۔ احباب کی فرمائش پر پس خوردہ لانے کے لئے تیار رہو جایا کرتا تھا۔ کھانے کا وقت ہوا۔ تو حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی سے عرض کرنے پر پس خوردہ مل گیا۔ کھانے کا وقت نہ ہو۔ تو بھی حضور علیہ السلام پس خوردہ کی خواہش معلوم کر کے از راہ شفقت روٹی منگوا کر اس میں سے ایک لقمہ کھا کر بقیہ دے دیا کرتے تھے۔ جسے میں خوشی خوشی لا کر ان خواہشمند دوستوں کو دیدیا کرتا تھا جنہوں نے منگوایا ہوتا تھا۔

۱۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمازیں حضرت عبد الکریم رضی اللہ عنہ یا حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ خود نہ پڑھایا کرتے تھے۔ مستورات کی نماز باجماعت خود فرمایا کرتے تھے۔ ایکدفعہ صرف سفر میں ایک پر حضور کا نماز پڑھانا یاد ہے۔

۱۳۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ کا جنازہ حضور علیہ السلام نے خود پڑھایا تھا۔ نماز بہت لمبی پڑھائی۔ حتیٰ کہ میں کھڑے کھڑے تھک گیا۔ نماز سے کچھ قبل ایک ٹکڑا بادل کا آگیا۔ اور گرد اڑنے لگی۔ اور نماز کے سارے وقت میں یعنی ابتدائی تکبیر سے سلام پھیرنے تک خوب موٹے موٹے بوند پڑتے رہے۔ اور سلام پھیرنے پر بارش ختم ہوگئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد آسمان کھل گیا۔

۱۴۔ جس طرح مرد حضور علیہ السلام کے ساتھ سیر کو جایا کرتے تھے۔ اس طرح جب کبھی حضور کے ہمراہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ہوتیں تو دیگر مستورات بھی پیچھے ہمراہ ہو جایا کرتی تھیں۔

۱۵۔ ایک بار جب سید احمد نور صاحب کابلی کا مکان تعمیر ہو رہا تھا۔ تو سکھوں نے حملہ کر کے تعمیر روک دی۔ اس پر کچھ لڑائی ہوگئی۔ حضور کو اطلاع پہنچی۔ تو حضور نے فوراً کہلا بھیجا کہ دوستوں سے کہدو۔ کہ لڑائی نہ کریں۔ اور صبر سے کام لیں۔ ہم سب لوگ بورڈنگ و مہمان خانہ میں واپس آگئے۔ مگر سکھ گالیاں دیتے ہوئے ہمارے پیچھے پیچھے آئے حتیٰ کہ ہم سب لڑکے اور دوسرے دوست بورڈنگ اور مہمانخانہ میں چلے گئے۔ جس کا راستہ اس وقت بورڈنگ کے صحن میں سے ہی تھا۔

۱۶۔ سکھوں سے سید احمد نور صاحب کابلی والے مکان کے جھگڑے میں ضمانت طلب کی گئی اور تحصیلدار سختی سے پیش آیا حتیٰ کہ ان کو ہتھکڑیاں لگوا دیں۔ لیکن ان کو معافی مانگنے پر حضور نے معاف کر دیا۔ اور انہیں چھڑوا دیا۔

۱۷۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ کا جنازہ بطور

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیاء ہونے کی ایک دلیل

ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی خرید و فروخت کے معاملہ میں جھگڑ پڑے چونکہ لوگ عموماً اپنی بات کا دوسرے کو یقین دلانے کے لئے قسم کھاتے ہیں۔ اس لئے اس مسلمان نے بھی اپنی بات کو پختہ کرنے کے لئے قسم کھائی اور کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان پر فضیلت دی۔ کہ یہ معاملہ یوں ہے۔ یہودی نے بھی بالمقابل قسم کھائی اور کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے موسےٰ علیہ السلام کو سب جہانوں پر فضیلت دی۔ اصل بات اس طرح ہے مسلمان یہ برداشت نہ کر سکا۔ اور سنتے ہی یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی اس مسلمان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا۔ اور حضور کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا۔ اور شکایت کی۔ کہ اس نے مجھے ناحق تھپڑ مارا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کو کیا سزا دی اس کا تو یہاں ذکر نہیں۔ مگر اصل بات کا ذکر ہے۔ جس کی بناء پر مسلمان نے اسے مارا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کی دلجوئی کی خاطر فرمایا مجھے موسےٰ پر فضیلت مت دو۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ایک خصوصیت بیان فرمائی۔ کہ جب لوگ قیامت کے دن بے ہوش کئے جائیں گے۔ تو سب سے پہلے جو شخص ہوش میں آئے گا وہ میں ہونگا مگر جب مجھے ہوش آئیگا۔ تو میں دیکھوں گا کہ موسےٰ خدا کے عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے تھے۔ لیکن مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ یا اللہ تعالےٰ نے ان کو بے ہوشی سے مستثنےٰ رکھا۔ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام سے افضل نہیں ہیں مگر یہ درست نہیں۔ کیونکہ جہاں آپ کا یہ ارشاد ہے کہ لاتخیروانی علی موسیٰ وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے

کہ انا سید ولد آدم میں تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ پھر قرآن مجید میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعضٍ منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجات" کہ خدا کے رسولوں میں بھی درجہ کے لحاظ سے فرق ہے۔ ان میں سے بھی بعض بعض پر فضیلت رکھتے ہیں۔ حضرت موسےٰ کا بے شک بڑا درجہ ہے۔ کہ وہ کلیم ہیں۔ مگر رفع بعضھم درجات میں بتایا کہ کلیم سے بڑھ کر بھی درجات ہیں۔ بیشک کہنے کو تو تمام اقوام اپنے نبی اور رسول کو افضل قرار دیتے ہیں۔ یہودی حضرت موسےٰ کو افضل سمجھتے ہیں۔ عیسائی حضرت عیسےٰ کو افضل کہتے ہیں۔ ہندو حضرت کرشن اور حضرت رام چندرجی کو افضل قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ سب ان کی خوش فہمیاں ہیں ان کے پاس اس امر کی کوئی دلیل نہیں۔ مگر ہم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء پر فضیلت دیتے ہیں۔ تو یہ خوش فہمی سے نہیں بلکہ ہم اپنے دعوےٰ کے ثبوت میں عقلی دلائل بھی رکھتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء ایک خاص قوم یا خاص ملک کے لئے مبعوث ہوئے حضرت موسےٰ صرف بنی اسرائیل کی طرف آئے۔ چنانچہ توریت کا طرز خطاب اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ اس میں بار بار آتا ہے۔ کہ سُن اے بنی اسرائیل سن اے بنی اسرائیل جس سے ظاہر ہے کہ اس میں صرف بنی اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے۔ پھر یہود کا خود اتفاق ہے۔ کہ حضرت موسےٰ صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ اگر کوئی یہودی بننا چاہے تو وہ کسی دوسری قوم کے فرد کو یہودی نہیں بناتے۔ یہی حال پارسیوں کا ہے۔ وہ بھی غیر کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کرتے۔ عیسائی اور آریہ البتہ دوسری اقوام کو اپنے مذہب میں شامل کرنے لگ گئے ہیں۔ مگر اپنے مذہب کے

رو سے وہ بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی دعوت صرف بنی اسرائیل تک محدود تھی۔ چنانچہ متی باب ۱۵ آیت ۲۲ تا ۲۴ میں لکھا ہے کہ "ایک کنعانی عورت وہاں کی سرزمین سے نکل کے اسے پکارتی ہوئی چلی۔ کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھ پر رحم کر کہ میری بیٹی ایک دیو کے غلبہ سے بے حال ہے۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب اس کے شاگردوں نے پاس آ کر اس کی منت کی۔ کہ اسے رخصت کر کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پر وہ آئی اور اس نے سجدہ کر کے کہا اے خداوند میری مدد کر اس نے جواب دیا مناسب نہیں۔ کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیویں۔ اس نے کہا۔ سچ اے خداوند مگر کتے بھی جو ٹکڑے ان کے خداوند کی میز پر سے گرتے ہیں کھاتے ہیں"

پس صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح سوائے بنی اسرائیل کی قوم کے اور کسی کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے۔ اس لئے عیسائی جو دوسری اقوام کو عیسائیت کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ مسیح کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ "میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" عیسائی یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ مسیح کے اول المخاطبین بیشک بنی اسرائیل تھے۔ اور پھر دوسری اقوام۔ اس بات کی تو تب گنجائش نکل سکتی تھی اگر مسیح کے الفاظ یہ ہوتے۔ کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں۔ مگر مسیح کے الفاظ تو یہ ہیں۔ کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر تمثیل دے کر بھی مسیح نے صاف طور پر سمجھایا۔ کہ میری تعلیم صرف نسل اسرائیل تک محدود ہے۔ دوسروں سے مجھے کچھ سروکار نہیں۔

اسی طرح ہندو مذہب ہے۔ گو آریہ ہزار دعوےٰ کریں۔ کہ یہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور وید ساری دنیا کی ہدایت کے لئے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندو دھرم عالمگیر نہیں کیونکہ جب سے وید مرتب ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان سے باہر نہیں گئے۔ نہ کبھی ان کا کوئی مبلغ ہندوستان سے باہر گیا۔ اور نہ ان کا کوئی مشن ہندوستان کے باہر قائم ہے۔ یہ سب امور ثبوت ہیں اس بات کا۔ کہ وید مختص القوم ہیں ان کا دائرہ عمل صرف ہندوستان تک محدود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم ہندو ہندوستان سے باہر جانا حرام سمجھتے تھے۔ پھر ہندوستان میں بھی وید سب اقوام کے لئے نہیں منوشاستر میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شودر وید سن لے۔ تو اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسا ڈالدو۔ جب ہندوستان میں بسنے والے ایک طبقہ کے لوگوں کو وید سننے کی ممانعت ہے۔ تو پھر یہ مذہب عالمگیر کیونکر ہوا۔

پس جو پیغمبر ساری دنیا کو مخاطب نہیں کرتا وہ ساری دنیا کا سردار نہیں ہو سکتا۔ جب ایک شخص کا دائرہ عمل ساری دنیا پر حاوی نہیں تو وہ ساری دنیا کا سردار کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے آپ کی تعلیم ساری دنیا کے لئے ہے اور ساری دنیا میں اس تعلیم کو ماننے والے موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ نے بھی آپ کے متعلق فرمایا ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا جگر کی خرابی ہے تو "شافی" استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کپساب استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ۸/

ملنے کا پتہ:

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروریات زندگی کی گرانی اور حکومت کا فرض

یوں تو جنگ بنی نوع انسان کے لئے ہزارہا مصائب اور مشکلات کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ تاحال ہندوستان ان مصائب اور مشکلات سے محفوظ ہے۔ مگر ہندوستان کے سرمایہ دار تاجروں کی نفع اندوزی کی حرص اس ملک کے رہنے والوں کے لئے ایسی پریشانی کی صورت پیدا کر رہی ہے۔ کہ اگر اسے بروقت روکا نہ گیا۔ اور حکومت کا ہاتھ اس مصیبت کے انسداد کے لئے فوری طور پر آگے نہ بڑھا۔ تو عوام الناس کے علاوہ حکام بھی پریشانی اور شدید پریشانی سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مصیبت قریباً ہر صوبہ میں پورے زوروں پر ہے۔ پنجاب کا ذہمیں ذاتی طور پر بھی تجربہ ہے۔ کہ ضرورت کی ہر شئے گراں سے گراں تر ہوتی جارہی ہے۔ اور بعض چیزیں تو ملتی ہی نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جنگ کا اثر ضروریات زندگی پر پڑنا لازمی ہے۔ اور فوجوں کے لئے سامان خورد و نوش اور دیگر لوازمات زندگی کی چونکہ مانگ بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ایک حد تک گرانی کو تو گوارا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے جن چیزوں کے نرخ مقرر کر دئیے۔ اور پھر وہ چیزیں جو کہیں باہر سے نہیں آتیں۔ ہندوستان میں ہی تیار ہوتیں اور یہیں بکتی ہیں۔ ان کی قیمتوں میں حد تناسب سے زیادہ اضافہ قطعاً ناقابل برداشت ہے۔

آپ پنجاب کے کسی شہر یا قصبہ میں جائیں ضروریات زندگی کی بے حد گرانی سے لوگوں کو نالاں پائیں گے۔ دودھ۔ گھی۔ دہی وغیرہ اول تو خالص مل ہی نہیں رہے۔ بلکہ غیر خالص بھی نہیں مل رہے۔ اور پھر جو کچھ ملتا ہے وہ بھی کافی گراں ہے۔ صابن دیسی۔ نمک کھانڈ۔ مٹی کا تیل۔ ایندھن وغیرہ جو چیز بھی ہے۔ گراں سے گراں تر ہوتی جارہی ہے صبح سودا کچھ ہے۔ تو شام کو کچھ۔

کھانڈ اور نمک وغیرہ پر کنٹرول حکومت ہند سے متعلق ہیں۔ اور اس کی طرف سے یہ اعلان ہوچکا ہے۔ کہ ہندوستان کے شکر ساز کارخانوں میں اس وقت اس قدر کافی سٹاک موجود ہے۔ کہ جو آئندہ موسم تک کفایت کرسکتا ہے۔ اور وہ کھانڈ کا نرخ چودہ روپے کچھ آنہ مقرر بھی کرچکی ہے۔ تاہم اٹھارہ بیس بلکہ بائیس روپیہ من تک کھلے بندوں بک رہی ہے۔ اور کھانڈ کے بڑے بڑے بیوپاریوں نے پھر وہی چالیں شروع کردی ہیں۔ جو گندم کو گراں کرنے کا موجب ہوئی تھیں۔ کھانڈ کو سٹاک کیا جارہا ہے۔ اور بیچنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کھانڈ اور نمک وغیرہ کی گرانی کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر اس نے حکماً اپنے صوبہ میں ان چیزوں کا نرخ کم کر دیا۔ تو تاجر ان چیزوں کو دوسرے صوبوں میں نکال کر لے جائیں گے لیکن صوبہ میں ایسی عام ضرورت کی چیزوں کی شدید گرانی کو برداشت کرنے کے لئے یہ کوئی معقول وجہ نہیں۔ حکومت اگر چاہے تو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حاصل کردہ اختیارات کی رو سے اس کا انسداد بآسانی کرسکتی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ بعض مقامات پر حکام کی طرف سے اس گرانی کو روکنے کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔ مثلاً گھر گودیا میں کھانڈ اور لکڑی کو گراں فروخت کرنے پر گرفتاریاں کی گئیں۔ کراچی میں پولیس نے کھانڈ کی چودہ سو بوریوں پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ کنٹرولر آف سول سپلائز کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی۔ کہ بیوپاری انہیں سٹاک کر رہے ہیں۔ اور مقررہ نرخوں پر فروخت نہیں کرتے۔ احمد آباد میں بھی بعض گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ۲۷ جون کو دو مشہور تاجر اسی سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ جگراؤں میں کھانڈ کا تھوک نرخ تیرہ روپے ۱۳ آنے۔ اور پرچون چودہ روپیہ ۵ آنہ فی من مقرر کر دیا گیا ہے۔ لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کھانڈ اور گندم کی تجارت کرنے والوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنی دوکانوں کے باہر نرخ نامہ آویزاں رکھیں۔ اور اس حکم کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ لاہور میں کھانڈ کا نرخ پونے تین سیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ ایک اور جگہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے برف کے کارخانہ داروں کو بلا کر حکم دیا۔ کہ وہ برف کو کسی صورت میں بھی دس آنہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہ کریں۔ لیکن اتنے بڑے وسیع ملک میں یہ چند ایک مثالیں سرمایہ داروں کی نفع اندازی کی حرص کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ جب تک کہ گرفت کا سلسلہ زیادہ مضبوط اور زیادہ وسیع نہ کیا جائے۔ یہ مشکل اور پریشانی دور نہیں ہوسکتی۔ اور عوام میں ایسی بے چینی اور بد دلی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ جس میں جنگ کے ایام میں معمولی سا اضافہ بھی سخت نقصان رساں ہوسکتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ذمہ وار حکام اس کی طرف متوجہ ہوں جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ اس مشکل کا ایک حل اور موثر حل تو یہی ہے۔ کہ ناجائز نفع اندازی کرنے والوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سختی سے کارروائی کی جائے۔ دوسرا علاج یہ ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے ایسی دوکانیں کھول دی جائیں۔ جہاں ایسی اشیاء ارزاں نرخوں پر مل سکیں۔ جیسا کہ گذشتہ دنوں غلہ کی بہم رسانی کے سلسلہ میں اکثر جگہ کیا گیا۔ حکومت بمبئی نے اپنے اہتمام میں غلہ کے علاوہ چائے اور صابن کی سرکاری دوکانیں جاری کردی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ایک طرف تو عوام کی مشکلات میں بہت حد تک کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور دوسری طرف پبلک کو تنگ کرکے اور اس کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی تجوریوں کو بھرنیوالے سرمایہ داروں کے حواس درست ہونے لگے ہیں۔ اور وہ اب مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے سرکاری نرخوں پر ہی اشیاء فروخت کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کا شاندار وقار عمل

علاقہ سونگڑہ کی بستی محلہ محی الدین پور میں اٹھارہ ارکان خدام الاحمدیہ نے جن کے ہمراہ تین انصار اللہ بھی تھے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ حاضر ہوکر وقار عمل منایا۔ صبح چھ بجے سے دس بجے تک ۱۴ اور ۲۱ جون کو ایک تالاب سے پرانا دل" نکالا گیا جس کے خارج کرنے کے لئے باوجود اجرت پیش کرنے کے کبھی کسی کو جرأت و توجہ نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ اس میں ملیریا کے جراثیم بھرے ہوئے تھے۔ اور کوئی اس میں قدم تک رکھنا پسند نہ کرتا تھا۔ ۴۰۰ مربع فٹ رقبہ سے قریباً تین سو من تک "دل" نکالا گیا۔ جس پر کڑوا تیل مل کر گہرے کیچڑ میں رانوں اور کمر تک گھس کر نہایت محنت اور جانفشانی سے خدام کا رضا کارانہ کام کے لئے کام کرنا قابل تحسین تھا۔ جس کو دیکھنے کے لئے بستی کے اکثر ہندو اور مسلمان جمع ہوئے۔ اور پھر ان میں بھی یہ کام کرنے کی تحریک پیدا ہوگئی۔ اور وہ بھی اس کام میں مصروف ہوگئے۔ چند بار ایسا کرنے سے اس تالاب کا پانی قابل استعمال ہوسکیگا۔ فی الحال اس تالاب سے ملیریا کے جراثیم ایک صورت سے دور کر دئیے گئے ہیں۔ اس بستی کے رکن خدام الاحمدیہ منشی سید ضیاء الدین صاحب نے مجلس کے کھانے اور ناشتہ کا اپنے خرچ پر احسن انتظام کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کام کے اول و آخر عہد نامہ دہرا کر تمام ارکان واپس گئے۔

خاکسار سید غلام ابراہیم سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ

فہرست اسماء امتحان دہندگان کتب حضرت مسیح موعودؑ متعلقہ ماہ نومبر ۴۲ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۲۳) چودھری عبدالمومن خانصاحب۔ ناصر آباد سندھ	(۲۲۸) ماسٹر عبدالمجید صاحب ناصر آباد سندھ
(۲۲۴) چودھری عبدالحق صاحب ملتانی " "	(۲۲۹) منشی محمد منظور احمد صاحب " "
(۲۲۵) ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب " "	(۲۳۰) منشی مبارک احمد صاحب "
(۲۲۶) محمد عبداللہ صاحب مالی " "	(۲۳۱) منشی محمد شفیع صاحب
(۲۲۷) مولوی فضل الٰہی صاحب " "	(۲۳۲) منشی عبداللہ صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

اسلام آباد کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب نے ۸ تا ۱۴ ر جون پانچ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک لیکچر دیا۔ ۱۲۔ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ غرباء کے لئے چندہ فراہم کیا۔ ۱۵ تا ۲۱ ر جون دس میل پیدل سفر کر کے تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۳ دفعہ درس دیا۔ سات افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ یاڑی پور میں خطبہ جمعہ کے بعد احمدیہ پنچائت قائم کرنے اور تبلیغی جلسہ کرنے کی تحریک کی۔ آریہ سماجیوں سے تناسخ اور گوشت خوری پر تبادلہ خیالات کیا۔

لاہور

مولوی محمد یار صاحب عارف نے ۸ تا ۱۴ ر جون احباب کو تربیت کی طرف خاص توجہ دیتے رہے ہیں۔ کوٹ آغاخان کے جلسہ میں دو تقریریں کیں

اورحمہ

مولوی محمد الدین صاحب نے ۸ ر تا ۱۴ ر جون ۴۰ میل پیدل سفر کر کے تین مقامات کا دو دفعہ دورہ کیا۔ اور ۲۰۔ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی نظارتوں کے کام سے تعاون کیا۔

بگول

مولوی عبدالعزیز صاحب نے یکم تا ۱۵ ر جون ربیع کا چندہ جمع کیا۔ بچوں کو تعلیم دیتے رہے دو تبلیغی لیکچر دیئے۔

راجوری پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ۱ تا ۱۵ ر جون ۲۹ میل پیدل سفر کر کے چھ مقامات کا دورہ کیا۔ ۹ تبلیغی لیکچر دیئے ۹۸۔ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۵ کس نئے احمدی ہوئے۔ چندوں کی تحریک کی۔ جماعتوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے رہے۔

تال ناڑ (جنوبی ہند)

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے یکم تا ۷ ر جون ۴ مقامات کا دورہ کیا۔ چار تبلیغی لیکچر دیئے۔ احباب کو نوٹ لکھا کر مسائل سمجھائے

تین دفعہ درس دیا۔ پانچ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

اڑیسہ

مولوی محمد سلیم صاحب نے یکم تا ۱۵ ر جون ۸۸۔ میل سفر کر کے ۱۴ مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۳ تبلیغی لیکچر دیئے۔ ۷۰۔ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ خوردہ روڈ کے جلسہ میں شامل ہوئے جو نہایت کامیاب رہا۔ جماعتوں کو تعلیم و تربیت کے متعلق ہدایات دیں۔ اور حسابات کی پڑتال کی۔

ضلع جالندھر

گیانی واحد حسین صاحب نے ۱۴ تا ۲۱ ر جون بنگہ میں نام دہاریوں کے گوردوارہ میں تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں سکھوں کے ایک مجمع میں بھی تبلیغ کی۔ بعض غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ ۱۲ تا ۱۵ ر جون کوٹ آغا خاں ضلع سیالکوٹ کے جلسہ میں لیکچر دیا۔ واپسی پر قلعہ صوبا سنگھ میں "امن عالم اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔

اورحمہ

مولوی محمد الدین صاحب نے ۱۵ تا ۲۱ ر جون چھ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۵۔ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چندوں کے متعلق تحریک کی۔

علاقہ لائل پور

شیخ عبدالقادر صاحب نے ۸ تا ۲۱ ر جون ۹۔ مقامات کا دورہ کیا۔ چالیس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۵ دفعہ درس دیا۔ پانچ تبلیغی تقریریں کیں۔ ایک خاندان کے پانچ افراد نے بیعت کی۔ ایک صاحب کو "الفضل" کا خریدار بنایا۔

ناصر آباد (سندھ)

مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے یکم تا ۱۵ ر جون ۷ مقامات کا دورہ کیا جماعتوں کو تبلیغ کے لئے بیدار کرنے کیلئے تحریک کی۔ دو خطبے پڑھے۔ اور چار لیکچر دیئے۔ بعض ہندو و مسلمانوں کو انفرادی تبلیغ کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کے ماتحت غرباء کے لئے گندم کے وعدے لئے۔ جماعتیں بیدار ہو رہی ہیں۔

سانگھڑ

مولوی منظور احمد صاحب نے ۱۳ تا ۱۹ ر جون پانچ مقامات کا دورہ کیا تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ اور ہندو مسلمانوں کو انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

ساتان کلم ٹراونکور مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے ۸ تا ۱۴ ر جون ۳۵۸ میل سفر کر کے تین مقامات ساتان کلم۔ کرونا گہ پلی اور کالی کٹ کا دورہ کیا۔ تبلیغی درس دیتے رہے۔ ایک صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بجٹ فارم پُر کرنے کے لئے ہدایات دیں۔

کوٹلی پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب نے ۱ تا ۲۰ ر جون ۴۲ میل پیدل سفر کر کے پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ۷۱ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۳ تقریریں کیں۔ ۸ دفعہ درس قرآن دیا ۲۰ اصحاب نے بیعت کی۔ جماعتوں کی تربیت کی۔ چندہ کی ادائیگی کی تحریک کی۔ مناقشات میں صلح کرائی۔

سیالکوٹ

بشیر احمد صاحب سکرٹری تبلیغ خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں۔ ماہ مئی میں چار تعلیمی جلسے ہوئے جن میں فضیلت قرآن۔ وفات مسیحؑ۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ کے مضامین پر احباب کو تیاری کرائی گئی۔ حاضری نوے فیصدی رہی۔

کراچی

اللہ داد صاحب سکرٹری تبلیغ کراچی لکھتے ہیں۔ ماہ مئی میں احباب کو توجہ دلائی گئی کہ بعض لوگوں کو منتخب کر کے بار بار تبلیغ کی جائے۔ لوگ ہمارے انگریزی اشتہارات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات اور بزرگان سلسلہ کی تحریرات کے اقتباسات کے ترجمہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ لوگ نہایت شوق اور دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ اور خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انہیں اور بھی ایسے اقتباسات دیئے جائیں۔

نوٹ:۔ سکرٹریان تبلیغ ہر ماہ اپنی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر میں باقاعدہ بھیجا کریں۔

(ناظم نشر و اشاعت)

کلکتہ میں مقامی تبلیغ

۳۱ ر مئی کو شام کے پانچ بجے ولنگٹن سکوئر میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حاضری بہت تھی مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں کہا۔ کہ موجودہ جنگ میں انسانوں پر انسانوں کے ہاتھوں سے جو تباہی و بربادی آ رہی ہے۔ یہ دنیا کو متوجہ کر رہی ہے۔ کہ توحید باری تعالےٰ اور انسانی مساوات کے اس اصل کو تسلیم کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور انسان کے موجودہ مصائب اسے ایک نئے نظام عالم کی طرف متوجہ کر رہے ہیں جس کے متعلق ہندو شاستروں کے علاوہ نئے اور پرانے عہد نامہ قرآن کریم غرضیکہ سب کتابوں میں پیشگوئیاں موجود ہیں ان تمام پیشگوئیوں میں یہ تفصیل موجود ہے کہ بنی نوع انسان کن حالات میں نئے نظام کے رستہ پر گامزن ہوگا۔ اور یہ تمام علامات آج ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ اور ان سب کا مرکزی نقطہ یعنی کلکی اوتار مسیح اور مہدی بھی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روپ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ خدا نہ کرے کہ ایسی قیامت خیز تباہی و بربادی کا مونہہ دیکھنے کے بعد بھی دنیا پرانی تنگدلی اور دقیانوسی خیالات کو نہ بدلے اور خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو مزید تباہیاں بنی نوع انسان پر نازل ہونگی جتنی کہ دنیا اس راستہ کو اختیار نہ کر لے۔

جلسہ میں تعلیم یافتہ ہندو مسلم بکثرت شریک تھے۔ جو گہرا اثر لے کر گئے۔ احباب ہماری تبلیغی کوششوں کے بار آور ہونے کے لئے

ذیابطیس

ذیابطیس بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی "شکر" کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔ قیمت ۱۵۔ خوراک ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا

طبیہ عجائب گھر کی تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" استعمال کریں۔ قیمت عہ فی تولہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولے دس روپے

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوائی حملے اور اہل ہند

لنڈن پر ہوائی حملوں کا تجربہ رکھنے والا ایک افسر ہوائی حملوں کے متعلق لکھتا ہے:۔

ایک زمانہ ایسا بھی گذرا۔ کہ لنڈن پر تین مہینے تک برابر ہر رات ہوائی حملہ ہوتا تھا۔ اور تمام رات جاری رہتا تھا۔ اس کے بعد چھ مہینے تک یہ صورت رہی۔ کہ یہ کمینے حملے وقتاً فوقتاً ہوتے رہے۔ مجھ کو قریب قریب ان سب حملوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا شائد ہی چند حملے میری نظر سے نہ گذرے ہوں۔ ہم لوگ بہت جلد ان ہوائی حملوں کو محض ایک مسلسل الجھن سمجھنے لگے۔ تھوڑے دن بعد اہل لنڈن کو ان حملوں سے کوئی دلچسپی نہ رہی۔ بعض لحاظ سے سب سے زیادہ پریشان کن ہوائی حملہ وہ تھا۔ جو ہوا ہی نہیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کی خوشگوار اور پرسکون صبح کو خطرہ کا بھونپو بجا۔ تو ہم سب میں کیسی کھلبلی مچ گئی تھی۔ سچ پوچھیئے تو ہمیں اپنے حوصلہ پر اعتماد نہ تھا۔ اور اس بات کا پورا پورا یقین نہ تھا۔ کہ ہماری حکومت نے بہترین امکانی تیاریاں کرلی ہیں۔ لیکن ایک سال بعد جب بم گرنے شروع ہو گئے۔ تو ہم کو پتہ چلا کہ ہمارے شکوک بے بنیاد تھے۔

خود اہل لنڈن کو یہ دیکھ کر بڑا اچنبھا ہوا۔ کہ اگرچہ وہ اس قدر خوفزدہ تھے۔ اور ان کے چاروں طرف دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ تاہم وہ اپنے تمام کاموں کو کافی معقول طریقہ پر انجام دے لیتے تھے۔ چنانچہ اُن کو خوب اندازہ ہو گیا۔ کہ اُن پر دہشت کا بالکل اثر نہیں اور وہ خوف سے زیادہ بھی نہیں بھاگتے۔ اپنے اس غیر متوقع سکون اور اطمینان قلب کے احساس کے بعد انہیں کافی دلجمعی ہو گئی۔ اس سکون اور دلجمعی نے اُن کو سورماؤں کی طرح دلیر بنا دیا۔ اور ان کے حوصلے بہت بلند کر دیئے۔ انکو حکومت کی تیاریوں کی بھی پروا نہ رہی۔ حالانکہ یہ تیاریاں بہترین ثابت ہوئیں یہ ضرور ہے کہ ہمارے دلوں سے ہوائی حملہ کی دہشت بالکل تو دور نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ کسی آنیوالی مصیبت کا دھڑکا ہمیشہ انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے۔ تو پھر دھڑکا دور ہو جاتا ہے۔ اور انسان مقابلہ پر ڈٹ جاتا ہے

اس وقت ہندوستان کے بعض حصوں میں لوگوں کو وہ پہلا مرحلہ درپیش ہے جس کا میں نے ابھی تذکرہ کیا ہے۔ یہ وہ منزل ہوتی ہے کہ اس میں خطرہ کا دھڑکا تکلیف دہ انتظار اور طرح طرح کے شکوک پریشان کرتے رہتے ہیں۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے۔ کہ یہ سب سے زیادہ کٹھن مرحلہ ہے۔ لیکن جب ہوائی حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو وہ واقعی طور پر ایسے ہولناک نہیں معلوم ہوتے۔ جیسا ان کی بابت سمجھا جاتا ہے۔ بے شک شرط یہ ہے کہ عوام ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ جو انہیں دی جاتی ہیں۔ اور معمولی سمجھ سے کام لیں۔ مجھ کو کامل یقین ہے۔ اور میں توقع کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کے باشندے انگلستان اور چین کے باشندوں کی طرح سکون۔ سمجھ اور جرأت سے کام لیں گے۔

غالباً یہ علم آپ کے لئے باعث تقویت ہوگا کہ حکومت نے تمام امکانی تیاریاں کرلی ہیں۔ اور وہ آپ کو پیش آنے والے حالات کے متعلق بالکل ٹھیک اطلاعات سے آگاہ کرتی رہیگی میں آپ کو ایک مختصر سا مشورہ دینا چاہتا ہوں۔ ایک تو آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ دوسرے جو ہدایتیں آپ کو دی جائیں۔ ان پر سختی سے عمل کریں۔ تیسرے نہ افواہیں پھیلائیں اور نہ اُن کا یقین کریں۔

میں یہ عرض کرنے کی بھی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ میں اہل ہند کی اس دلی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے ہم اہل انگلستان کیساتھ ہمارے امتحان اور آزمائش کے زمانہ میں کی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر ہندوستان کو بھی ویسی ہی آزمائشوں کا سامنا ہوا۔ تو تو اہل انگلستان کی دعائیں اور ہمدردیاں اہل ہند کے ساتھ ہونگی +

اعلان نکاح

۲۹/۶/۴۲ کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے چودہری نذیر احمد صاحب پسر چودہری محمد اسماعیل صاحب قادیان کا نکاح مسعودہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالعزیز صاحب مرحوم سکنہ دولمیال کے ساتھ ۲۵۰ روپے مہر پر پڑھا۔ دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے برکت کا موجب ہو۔

خاکسار محمد یوسف کارکن نشر و اشاعت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لیڈی سب اسسٹنٹ سرجنوں کی دو عارضی اسامیوں کیلئے ۳۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں سے ایک اسامی مسلمانوں کیلئے مخصوص ہے۔ اے آر۔ پی گریڈ ۸۵-۵/۲-۶۵ کیلئے ایک فہرست انتظاریہ بھی رکھی جائیگی۔ اوصاف:۔ لائسنس دار یا ایل۔ ایم۔ پی جو کسی ایسی اتھارٹی کی طرف سے ملا ہو۔ (یونیورسٹی کے علاوہ) جو انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۶ء کے شیڈول میں مذکور ہے عمر ۱۲۔ اگست ۱۹۴۲ء کو تیس سال کی ہونی چاہیئے مکمل تفصیلات مجوزہ فارم درخواست کے ساتھ ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو۔ یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نام آنا چاہیئے اور اسکے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں "لیڈی سب اسسٹنٹ سرجنوں کیلئے تفصیلات" جنرل منیجر

نہایت ضروری گذارش

ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ بعض اصحاب یہ وعدہ فرما کر کہ "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کریں گے کئی کئی ماہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مجبور ہو کر وی۔ پی کیا جائے۔ تو پھر اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہم ایسے اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود بخود باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کرتے رہیں۔ تو وی۔ پی کی نوبت ہی کیوں آئے۔ اسی طرح بعض اصحاب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر اس وعدہ کے باوجود ان کی طرف سے تاحال رقم موصول نہیں ہوئی۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو "الفضل" کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ ہماری اس چیخ و پکار کے باوجود جو دوست بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی ترقی کا کوئی ذرا احساس نہیں۔

"منیجر"

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کیساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک ۱۵ ار صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

وی۔ پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے اس فرض کی بجا آوری سے کوتاہی نہ فرماویں!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ - ۶ ر جولائی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ مصر میں برطانیہ کی میدانی اور ہوائی فوجیں دشمن پر زبردست حملے کر رہی ہیں - اور انہوں نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچا کر ایک اہم چوکی پر قبضہ کر لیا ہے - کل دن بھر العالمین کے علاقہ میں زبردست لڑائی ہوتی رہی - برطانی ہوائی فوج آٹھویں فوج کو قابل قدر امداد دے رہی ہے - کل اس نے دشمن کے جمگھٹوں پر کامیابی سے حملے کئے - الدابہ کے علاقہ میں ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے دشمن کے چودہ طیارے تباہ کر دئیے - آج قاہرہ کی اطلاع ہے - کہ نیوزی لینڈ کے سپاہیوں نے دشمن کی فوج کے ایک دستہ کا کچومر نکال دیا - جو بدھ کے روز العالمین کے محاذ پر اس کے مقابلہ پر آئی تھی - نیوزی لینڈ کے سپاہیوں نے اس پر سنگینوں سے حملے کر کے بھاری نقصان پہنچایا - تین روز ہوئے دشمن کے چھ سو سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے - کیونکہ وہ محاذ کے اس حصہ میں جا پھنسے تھے جہاں جنوبی افریقہ کی فوج مقرر تھی - سکندریہ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ برطانی بحری بیڑے کے ہوائی جہاز بھی دشمن کے فوجیں لے جانے والے ہوائی جہازوں پر شدت کے حملے کر رہے ہیں - دشمن کے ہوائی جہاز نیل کے ڈیلٹا کے علاقوں میں گذشتہ چند روز سے حملوں کی کوشش کر رہے ہیں ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - برطانی اخباروں نے لکھا ہے - کہ مصر میں لڑائی کی حالت گو سدھر گئی ہے - مگر ابھی خطرہ سے باہر نہیں - کیونکہ دشمن کے ہوائی جہاز پندرہ منٹ میں سکندریہ پہنچ سکتے ہیں ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے - کہ نیوگنی - سالمین - اور پرتگالی ٹیمور میں جاپانی اڈوں پر اتحادی طیاروں نے نہایت کامیاب حملے کئے - ۲۷ جاپانی طیاروں نے مورسبی کی بندرگاہ پر حملہ کیا - مگر نقصان بہت معمولی ہوا ؛

واشنگٹن - ۶ ر جولائی - گذشتہ دنوں مسٹر روز ویلٹ اسلحہ جنگ کی تیاری کے منسٹر کے علاوہ فوجی اور بحری افسران اعلیٰ کے ساتھ بات چیت میں مصروف رہے ہیں ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - کل رات حیفہ میں ہوائی حملہ کا الارم ہوا - شہر کی توپوں نے فوراً گولہ باری شروع کر دی - لیکن دشمن نے کوئی بم نہیں گرایا ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - روس میں کرسک خارکوف کے محاذ پر شدید لڑائی ہو رہی ہے - جرمن ایک سو ساٹھ میل لمبے محاذ پر بہت زور کے حملے کر رہے ہیں - اور جنگ کی حالت یہاں ابھی الجھی ہوئی ہے - گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کا دباؤ بہت زیادہ رہا ہے - گو اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے بیالگراڈ کے محاذ پر بھی دشمن نے کچھ پیشقدمی کی تھی - مگر روسیوں نے اسے پیچھے ہٹا دیا - کرسک کے محاذ پر ایک جگہ روسیوں کے پیچھے ہٹنے کی خبر آئی ہے - مگر یہ پتہ نہیں - کہ وہ کتنا پیچھے ہٹے - حملہ سے قبل جرمن طیارے شدید بمباری کرتے ہیں - برلین ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر بھی لڑائی کی آگ شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی ہے - نیز جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے - کہ کرسک بیالگراڈ محاذ پر انہوں نے ایک بڑی روسی فوج کو گھیر لیا ہے - اور ہو سکتا ہے - کہ یہ خبر صحیح ہو - لیکن ہر شخص جانتا ہے - کہ روسی بہادر گھر جانے پر بھی ہتھیار نہیں ڈالا کرتے - اس میں شبہ نہیں - کہ دریائے ڈون کے علاقہ میں نازک حالات پیدا ہو گئے ہیں - جس سے اتحادیوں کو کئی ہفتوں تک پریشانی رہے گی ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - برطانی اخباروں نے لکھا ہے - کہ روس میں جرمنوں کا بڑا اور متوقع حملہ شروع ہو چکا ہے - لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے - کہ یہی وہ حملہ ہے جسے جرمن موسم بہار میں کرنا چاہتے تھے - مگر مارشل ٹموشنکو کی مدافعت نے اسے معرض تعویق میں ڈال دیا تھا ؛

بمبئی - ۶ ر جولائی - آج ڈیوک آف گلوسٹر یہاں تشریف لائے - گورنر بمبئی نے ان کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا - آپ نے رائل انڈین نیوی کی پریڈ ملاحظہ کی - اور رائل انڈین نیوی میس میں لنچ کھایا ؛

واردھا - ۶ ر جولائی - کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج یہاں شروع ہوا - مولانا آزاد نے صدارت کی - امید ہے کل کے اجلاس میں گاندھی جی بھی شریک ہوں گے ؛

دہلی - ۶ ر جولائی - سول ڈیفنس کے انتظامات کے گیارہ امریکن ماہرین ہندوستان پہنچے ہیں - اور یہاں بطور انسٹرکٹر کام کریں گے ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - مغربی ایشیا میں دشمن کی فوجوں کو روک لینے کے متعلق قاہرہ کے اعلان سے پتہ لگتا ہے - کہ دشمن پر پوری طاقت سے حملہ کیا جا رہا ہے - اور اسے سخت نقصان پہنچایا گیا - اسکے مقابلہ میں ہمارا نقصان بہت کم ہے - لنڈن میں بتایا گیا ہے - کہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ دشمن پر بڑے پیمانہ سے حملہ شروع کر دیا گیا ہے - مگر اتنی بات کہی جا سکتی ہے کہ دشمن کو نہ صرف روک لیا گیا ہے - بلکہ کمزور بھی کر دیا گیا ہے ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - مغربی ریگستان سے جو خبریں آئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو برطانی بحری طیارے دشمن کے فوج لانے والے جہازوں پر حملے کر رہے ہیں - ان میں سے ابھی تک ایک بھی برباد نہیں ہوا - ہوا میں ہمارا پلہ بھاری ہونے کی وجہ سے دشمن اور جہاز لڑائی میں جھونکنے پر مجبور ہو گیا ہے - اور بہت سے اطالوی جہاز جنگ میں شریک ہو گئے ہیں ؛

لنڈن ۶ ر جولائی - جرمن اور اطالوی مغربی ایشیا کے متعلق جھوٹی خبریں پھیلانے میں بہت بڑھے ہوئے ہیں لیکن سیگاؤں ریڈیو ان سے بھی آگے نکل گیا ہے چنانچہ اس نے اعلان کیا ہے کہ محوری فوجیں سکندریہ کے باہر کے مورچے توڑ کر آگے نکل گئی ہیں - اور شہر سے صرف ۵ میل دور ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیگاؤں ریڈیو اس قسم کی خبریں خود گھڑتا ہے ؛

لنڈن - ۶ ر جولائی - جرمن اور اٹلی جو جھوٹے وعدے مصریوں اور دوسرے مسلمانوں سے کر رہے ہیں - ان کے متعلق ترکی پارلیمنٹ کے ایک ممبر یاسین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کو ان پر قطعاً اعتبار نہ کرنا چاہیئے ؛

لنڈن ۶ ر جولائی - جرمن فوجیں ماسکو سے روستوف جانے والے راستہ پر واقع شہر ڈھل کی طرف بڑھ رہی ہیں - جن علاقوں میں خطرہ زیادہ ہے - وہاں روسیوں نے ٹینک بھیج دیئے ہیں - جو بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں ؛

پونا ۶ ر جولائی آج مسٹر پی - بی - رائے نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ایشیا اور ملایا میں جو کچھ ہوا - اس نے لڑائی کو ہندوستان کے بہت قریب کر دیا ہے - اگر ہمارے دوست چینی جاپان پر کاری وار نہ کرتے تو جاپانی اس وقت تک ہندوستان میں پہنچ چکے ہوتے - ان حالات میں ہندوستان آنکھیں بند کر کے نہیں بیٹھ سکتا - جاپان کے دوستی کے وعدے اس قابل نہیں - کہ ان کی طرف توجہ کی جائے ؛

سنگاپور - ۶ ر جولائی - ڈاکٹر مونجے نے آج ہندو مہا سبھا کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ہندوؤں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے -

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر : غلام نبی)